جذبات کی تہذیب

عمل کے پیچھے محرک ہوتا ہے۔ محرک کی بنیاد افکار اور جذبات پر ہوتی ہے۔ عقل کہتی ہے کہ صحت کے لیے کھانا ضروری ہے۔ جذبہ بتاتا ہے کہ بھوک لگ گئی ہے اور اس طرح کھانے کا عمل شروع ہوتا ہے۔ یقیناً محرّک کے ساتھ ماحول میں اسباب کی فراہمی اور موافقت کا بھی اپنا کردار ہوتا ہے۔

محرکات کی تشکیل میں' جذبے کا کردار بڑا اہم ہے۔ اس کو عشق بھی کہا جاتا ہے یعنی وہ مقام کہ جہاں تمام جذبات کسی مرکز کا رُخ کر رہے ہیں اور عقل کی مداخلت کم سے کم ہوتی جارہی ہے۔

ایمان کی تکمیل کے لیے' شہادت کی ادائیگی کے لیے جذبات کے دھاروں کا بہاؤ حب الٰہی کی سمت میں ہونا ضروری ہے---

ہر جذبہ بجائے خود دو دھاری ہوتا ہے۔ یعنی اس میں اثبات کے ساتھ مخالف کے لیے نفی شامل ہوتی ہے' مثلاً اللہ کے لیے محبت میں شیطان کے لیے نفرت کا جذبہ شامل ہے۔ نیکی کی تڑپ میں برائی سے بیزاری کا جذبہ بھی موجود ہے۔

جذبات کو درج ذیل اقسام میں دیکھا جا سکتا ہے۔

غم کرنا : ملال کرنا' افسوس کرنا' مایوس ہونا' ماتم کرنا

غصہ کرنا : ناراض ہونا' جھگڑنا' الجھنا' فخر و غرور کرنا' دوسرے کو ذلیل کرنا

حیرت کرنا : تعجب کرنا' دنگ رہ جانا' دھچکا لگنا' حواس باختہ ہونا

خوف کرنا : پریشان ہونا' دہشت زدہ ہونا' فکر مند ہونا' اندیشے میں مبتلا ہونا

خوش ہونا : اطمینان محسوس کرنا' لطف لینا' مزہ آنا' سُرور ملنا

نفرت کرنا : برا جاننا' ناپسند کرنا' دُور بھاگنا' گریز کرنا

شرم کرنا : ذلت محسوس کرنا' عزت نفس مجروح ہونا' رسوا ہونا'۔۔۔ہونا' احسان ٹھکرا دینا

محبّت کرنا : قبول کرنا' راغب ہونا' اعتماد کرنا' لگاؤ محسوس کرنا' یاد کرنا' تعریف کرنا' قربت چاہنا

اگر ان تمام اقسام پر اللہ تعالٰی کی محبت غالب ہو
اور یہ جذبات اس محبت کے تابع ہو جائیں
تو ایمان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

سنابل العلم